بیاض الاربعین

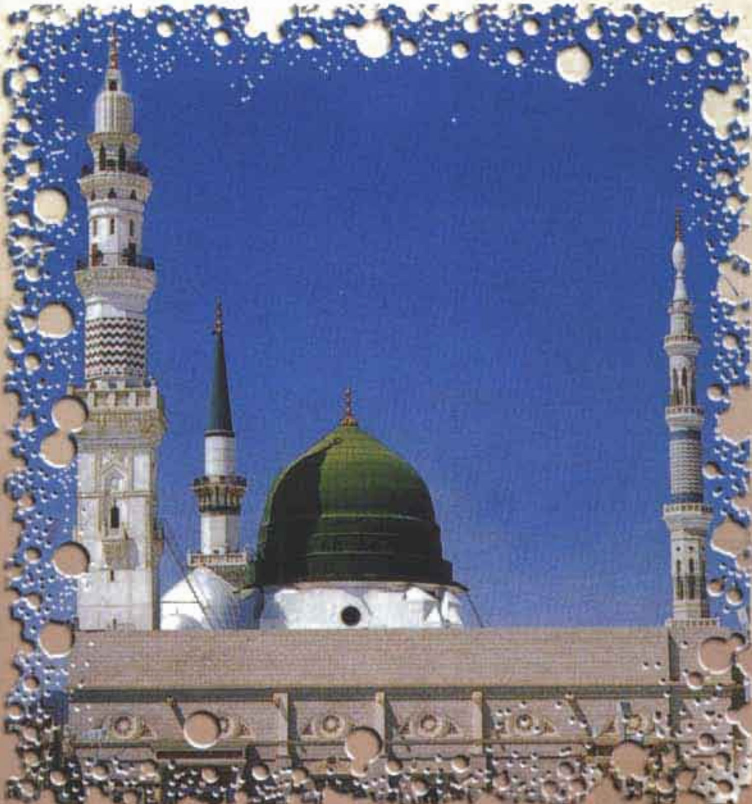

تالیف: مولانا محمد صادق سیالکوٹیؒ

٢٤١
م-ب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

❀❀❀ توجہ فرمائیں! ❀❀❀

کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب.........

- عام قاری کے مطالعے کے لیے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد اَپ لوڈ (UPLOAD) کی جاتی ہیں۔
- متعلقہ ناشرین کی اجازت کے ساتھ پیش کی گئی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کی خاطر ڈاؤن لوڈ، پرنٹ، فوٹو کاپی اور الیکٹرانک ذرائع سے محض مندرجات کی نشرواشاعت کی مکمل اجازت ہے۔

❀❀❀ تنبیہ ❀❀❀

- کسی بھی کتاب کو تجارتی یا مادی نفع کے حصول کی خاطر استعمال کرنے کی ممانعت ہے۔
- ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کے لیے استعمال کرنا اخلاقی، قانونی وشرعی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر
تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

نشرواشاعت، کتب کی خرید وفروخت اور کتب کے استعمال سے متعلقہ کسی بھی قسم کی معلومات کے لیے رابطہ فرمائیں

ٹیم کتاب وسنت ڈاٹ کام

webmaster@kitabosunnat.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

بیاض الاربعین

تالیف

مولانا محمد صادق سیالکوٹیؒ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جملہ حقوق اشاعت برائے دارالسلام محفوظ ہیں

© مكتبة دارالسلام، ١٤٢٣ هـ
فهرسة مكتبة الملك فهد الوطنية أثناء النشر
سيالكوتي، مولانا محمد صادق
بياض الاربعين: النص للغة الاردية./مولانا محمد صادق سيالكوتي - الرياض، ١٤٢٣ هـ
ص: ٤٨ مقاص: ١٤×٢١ سم
ردمك: ٦-٩٩-٨٦١-٩٩٦٠
١- الحديث الصحيح أ- العنوان
ديوي: ٢٣٧،٧ ١٤٢٣/٤٣١٦
رقم الإيداع: ١٤٢٣/٤٣١٦
ردمك: ٦-٩٩-٨٦١-٩٩٦٠

243،7
م ح ر ب

سعودی عرب (ہیڈآفس)

پوسٹ بکس:22743 الرّیاض:11416 سعودی عرب فون:4033962-4043432 1 00966
فیکس:4021659 E-mail: darussalam@awalnet.net.sa
Website: www.dar-us-salam.com

❶ طریق مکّہ۔العُلیا۔الرّیاض فون:4614483 1 00966 فیکس:4644945
❷ شارع اربعین۔الملز۔الرّیاض فون:4735220 فیکس:4735221
❸ جدّہ فون : 6879254 2 00966 فیکس : 6336270
❹ الخُبر فون:8692900 3 00966 فیکس:8691551

شارجہ فون:5632623 6 00971
فیکس:5632624

لندن فون:5202666 208 0044
فیکس:5217645 208

امریکہ ❶ ہوسٹن فون:7220419 713 001
فیکس:7220431
❷ نیویارک فون:6255925 718 001
فیکس:6251511

پاکستان (ہیڈآفس ومرکزی شورُوم)

❶ 36- لوئر مال، سیکرٹریٹ سٹاپ، لاہور
فون:7111023-7232400-7240024 42 0092 فیکس:7354072
Website: www.darussalampk.com E-mail: info@darussalampk.com
❷ غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور فون:7120054 فیکس:7320703

کراچی شورُوم Z-110,111 (D.C.H.S) مین طارق روڈ (بالمقابل فری پورٹ شاپنگ مال) کراچی
فون:4393936-21-0092 فیکس:4393937
Email: darussalamkhi@darussalampk.com

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

نمبر.....12761.....

www.KitaboSunnat.com

فہرست

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر	نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
۱	عرض ناشر	۴	۲۲	عیب دار چیز کو بیچنا	۲۶
۲	اعمال کا دارومدار	۶	۲۳	جھوٹے مدّعی کا ٹھکانا	۲۷
۳	مسلمان کی پہچان	۷	۲۴	تلواروں کے سایہ میں جنت	۲۹
۴	رسول اللہ کی طرف جھوٹ منسوب کرنا	۸	۲۵	جان اور مال کا جہاد	۳۰
۵	بدعت مردود ہے	۹	۲۶	اللہ کی راہ میں چوکیداری کرنا	۳۱
۶	سب سے اچھے لوگ	۱۱	۲۷	زندگی میں جہاد کی نیت کرنا	۳۲
۷	منافق کی تین نشانیاں	۱۲	۲۸	کسب حلال کی فرضیت	۳۳
۸	خبر بیان کرنے کا مسئلہ	۱۳	۲۹	دورویہ شخص کی سزا	۳۵
۹	طلب علم کی فرضیت	۱۴	۳۰	راشی اور مرتشی پر اللہ کی لعنت	۳۶
۱۰	ایذا رساں ہمسائے کا حشر	۱۵	۳۱	لعن طعن کی ممانعت	۳۸
۱۱	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ورثہ	۱۶	۳۲	حمایت باطل کی حرمت	۳۹
۱۲	رحمتِ عالم پر نبوت ختم	۱۷	۳۳	غصہ ایمان کو بگاڑتا ہے	۴۰
۱۳	بیمار پُرسی کا ثواب	۱۸	۳۴	یہود ونصاریٰ کا ملعون ہونا	۴۱
۱۴	دستِ سوال دراز نہ کرنے کی ترغیب	۱۹	۳۵	سچے سوداگر کا درجہ	۴۲
۱۵	مزدوری جلد ادا کرنے کا حکم	۲۰	۳۶	ذخیرہ اندوز پر اللہ کی لعنت	۴۳
۱۶	شفقت اور ادب کی تعلیم	۲۰	۳۷	آپس میں تحفے بھیجنا	۴۴
۱۷	محسن کی شکر گزاری	۲۱	۳۸	دنیا کی بہتر متاع	۴۵
۱۸	تین روز سے زیادہ رنجش حرام ہے	۲۲	۳۹	مسلمان کا عیب چھپانا	۴۵
۱۹	رسول اللہ کو حد سے بڑھانے کی ممانعت	۲۴	۴۰	تدریسِ علم کا ثواب	۴۷
۲۰	مشورہ امانت ہے	۲۵	۴۱	درود شریف کی فضیلت	۴۸
۲۱	ظلم کے اندھیرے	۲۵			

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عرضِ ناشر

اِقۡرَاۡ بِاسۡمِ رَبِّكَ الَّذِیۡ خَلَقَ پڑھ اپنے رب کے نام سے جس نے پیدا کیا .... الخ (اقراء : ۱) اور یٰۤاَیُّهَا الرَّسُوۡلُ بَلِّغۡ مَاۤ اُنۡزِلَ اِلَیۡكَ اے رسول! اسے پہنچادیجئے جو تیرے رب کی طرف سے تجھ پر نازل ہوا...الخ (مائدہ : ۵) کا حکم اللہ تبارک و تعالیٰ کی طرف سے عموم کا درجہ رکھتا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تبارک و تعالیٰ اس شخص کے چہرے کو حسن و جمال سے ترو تازہ رکھے جس نے ہم سے کوئی حدیث سنی پھر اسے لوگوں تک پہنچایا۔ بسا اوقات جس کو (حدیث) پہنچائی جاتی ہے وہ سننے والے سے زیادہ حفاظت کرنے والا ہوتا ہے۔(سنن ابن ماجہ)

قرآن و حدیث کے ان ارشادات کو مدِّ نظر رکھتے ہوئے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ بعض علماء کے نزدیک فرضِ عین اور بعض کے نزدیک فرضِ کفایہ قرار پایا۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ کسی بھی مسلمان کے لیے اس فریضہ سے مفر نہیں ہے۔ اور نہیں تو کم از کم اپنی اولاد کی تربیت کے لیے ہر مسلمان پر لازم ہے کہ وہ قرآن و حدیث سے اتنا علم ضرور حاصل کرے کہ اسلام کے بنیادی عقائد اور اسلامی معاشرہ سے متعلق احادیث کا ایک ذخیرہ ہر مسلمان کے دل و دماغ میں محفوظ ہو تا کہ کتاب و سنت کے احکامات پر عمل کرتے ہوئے ہم ایک اسلامی معاشرہ کی تشکیل دے سکیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

برصغیر کے معروف مصنف مولانا حکیم محمد صادق سیالکوٹی ایسی ہی کتب کی ترتیب و تالیف میں اپنا ثانی نہیں رکھتے۔ انہوں نے معاشرے میں روزمرہ زندگی سے تعلق رکھنے والی چالیس احادیث کا مجموعہ 'بیاضِ اربعین' کے عنوان سے ترتیب دیا ہے جسے قبول عام کا درجہ حاصل ہے۔ مکتبہ دارالسلام اس کتاب کی از سرنو تزئین و طباعت کا اہتمام کرتے ہوئے فخر محسوس کر رہا ہے۔آخر میں ہم دعاگو ہیں کہ بنی نوع انسان اس سے زیادہ سے زیادہ استفادہ کرے اور ہمارے لیے باعث رحمت اور آخرت کا ذخیرہ ثابت ہو۔

خادمِ کتاب و سنت

عبدالمالک مجاہد

مدیر مسئول

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بِسْمِ اللہ الرَّحمٰنِ الرَّحیم

پہلی حدیث

اعمال کا دارومدار

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

«إِنَّمَا الْأَعمَالُ بِالنِّيَّاتِ»

ترجمہ : "اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے"۔ (رواہ البخاری و مسلم)

تشریح : رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشادِ پاک کا مطلب یہ ہے کہ تمام کاموں اور عملوں کا دارومدار نیت پر ہے۔ اگر نیت میں خلوص' اچھائی اور رضائے الٰہی ہے' تو اس کام کا ثواب اور اجر ملے گا' ورنہ نہیں۔ مثلاً اگر ناموری' شہرت اور جلبِ زر کی غرض سے وعظ اور تبلیغ کا ڈھونگ رچایا ہے' تو قیامت کے دن ریاکاری کے جرم میں دھرلیا جائے گا۔ اسی طرح اگر کوئی شخص اپنے نام کے چرچے اور شہرت کے لیے سخاوت کرتا ہے یا میدان جنگ میں جاکر لڑتا ہے یا حج کرتا ہے یا پُل' سرائے اور کنواں بنواتا ہے تو اسے کوئی اجر اور ثواب نہیں ملے گا۔ معلوم ہوا کہ ہر کارِ خیر اور عملِ صالح کرنے سے پہلے نیت میں اخلاص' نیکی اور اللہ تعالیٰ کی رضا ہونا ضروری ہے تاکہ ہمارے اعمال نتیجہ خیز اور بارآور ہوں۔ یاد رہے کہ نیت کے بغیر کوئی عمل نہیں کرنا چاہئے کیونکہ تعمیرِ عمل کی بنیاد نیت ہے۔ پھر جب ہم تمام دین و دنیا کے کام نیک نیتی سے رضائے الٰہی کے لیے کریں گے تو وہ تمام کام اللہ تعالیٰ کے نزدیک عبادت قرار پائیں گے۔ حتیٰ کہ بیوی کا نان و نفقہ اور اولاد کی پرورش اور تعلیم وغیرہ کا خرچ بھی نافلہ عبادت شمار ہوگی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ملاحظہ : نیت دل کے قصد اور ارادہ کو کہتے ہیں۔

دوسری حدیث

مسلمان کی پہچان

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

«اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِهٖ وَيَدِهٖ»

ترجمہ : ”مسلمان تو وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ (کی ایذا) سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں“۔ (رواہ البخاری و مسلم)

تشریح : ظاہر ہے کہ ہر قسم کی ایذا اور تکلیف زبان اور ہاتھ سے ہی پہنچائی جاسکتی ہے۔ کسی کی غیبت کرنا، کسی پر تہمت یا بہتان لگانا، کسی کو (بلاوجہ) کافر یا ملعون کہنا، کسی کی (ناحق) دل شکنی اور دل آزاری کرنا، جھوٹ بول کر لوگوں کو کسی قسم کا دھوکہ دینا، کسی کے حق میں جھوٹی گواہی دینا، کسی کو دانستہ غلط مشورہ دینا، ہتک عزت کرنا، کسی کو گالی اور بد دعا دینا، احسان کرکے جتلانا، طعنے دینا، عار دلانا، شرمندہ کرنا، یہ سب زبان کی ایذائیں ہیں اور زبان کے بعض زخم تو ایسے ہوتے ہیں کہ کبھی مندمل نہیں ہوتے، حالانکہ تیر و سنان کے زخم بھر آتے ہیں۔ اسی طرح زبان کے علاوہ ہاتھوں سے بھی ایذا پہنچائی جاسکتی ہے مثلاً کسی کو مارنا وغیرہ۔ حتیٰ کہ حدیث شریف میں مسلمان کو دھکا دینے سے بھی منع فرمایا گیا ہے۔ ایک دوسری حدیث میں کسی مسلمان کی طرف اسلحہ کا رخ کرنا یا اشارہ کرنے سے منع فرمایا گیا ہے۔ کسی مسلمان کو نقصان پہنچانے والی تحریر پر دستخط کرنا، حکام کا دانستہ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لوگوں کے حق میں غلط اور ایذا رساں فیصلے لکھنا، جعلی دستاویزات بنانا، مسلمان کی جان، آبرو اور اس کے مال کو کسی طرح کا نقصان پہنچانا، غرض ہاتھوں سے ہر ایسا کام کرنا جس سے مسلمان کو کسی قسم کی ایذا، تکلیف اور نقصان پہنچے، مسلمان کے شایان شان نہیں۔ تمام مسلمان بھائیوں اور بہنوں کو چاہیے کہ وہ اپنی زبان اور ہاتھوں کو قابو میں رکھیں اور ان سے مسلمانوں کو کسی قسم کی تکلیف اور ایذا نہ پہنچائیں۔

تیسری حدیث

رسول اللہؐ کی طرف جھوٹ منسوب کرنا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

«مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّداً فَلْيَتَبَوَّءْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ»

ترجمہ : "جو شخص میری طرف عمداً جھوٹی باتیں کہے وہ اپنا ٹھکانا دوزخ میں بنالے"۔ (رواہ البخاری و مسلم)

تشریح : یہ بڑی معتبر اور متواتر حدیث ہے۔ اس کو عشرہ مبشرہ سمیت باسٹھ صحابی روایت کرنے والے ہیں۔ اس حدیث شریف کا مطلب یہ ہے کہ وہ باتیں، مسئلے، فتوے اور روایتیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہ ہوں اور بیان کرنے والے ان چیزوں کو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کریں تو گویا انہوں نے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف جھوٹ کو منسوب کیا۔ پس

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایسا کرنے والے واعظ، عالم اور خطیب وغیرہ اپنا ٹھکانا دوزخ میں سمجھ لیں۔ اس حدیث شریف سے ثابت ہوا کہ دین بیان کرنا نہایت ذمہ داری کی چیز ہے اور ہر عالم اور ہر واعظ کو بے سند اور غیر معتبر روایات اور مسائل بیان کرنے کے تصور سے کانپ اٹھنا چاہیے کہ یہ فعل بجائے ثواب کے موجب عذاب ہے۔ یہ بات خوب یاد رکھنی چاہیے کہ جب تک یہ ثابت نہ ہو جائے اور تحقیق نہ کر لی جائے کہ یہ مسئلہ، فتویٰ، قول یا فعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے، اسے ہرگز دین یا شریعت کی چیز کہہ کر بیان نہ کیا جائے۔

چوتھی حدیث

بدعت مردود ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

«مَنْ أَحْدَثَ فِيْ أَمْرِنَا هٰذَا مَا لَيْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ»

ترجمہ : ”جس شخص نے ہمارے دین میں ایسی بات (شرعی مسئلہ وغیرہ کی صورت میں) نکالی جو دین میں نہیں ہے، پس اس کی بات مردود ہے“۔

(رواہ البخاری۔ مسلم)

تشریح : اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ شریعت محمدیہ علی صاحبہا الصلوۃ والسلام میں اگر کوئی شخص ایسی عبادت، رسم یا مسئلہ وغیرہ بیان کرے جس کا ثبوت قرآن یا حدیث سے نہ مل سکے تو اس کی وہ بات (عبادت، رسم یا مسئلہ) غیر مقبول اور مردود ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے : اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"آج سے میں نے تمہارا دین تمہارے لیے کامل کردیا"۔

تو دین کامل (قرآن و حدیث) کے ہوتے ہوئے بے سند عبادت' رسم' مسئلے اور تمام نو ایجاد کام (جو شریعت کا لیبل لگا کر پیش کیے جائیں) سب کے سب محدث (بدعتی) کے منہ پر مارنے کے قابل ہیں۔ خبردار! کسی بدعت پر عمل نہ کرنا کہ ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی دوزخ میں لے جاتی ہے۔

سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم قیامت کو ساقی کوثر ہوں گے۔ اپنی امت کو حوض کوثر سے جام بھر بھر کر پلائیں گے۔ آپؐ کی امت کے کچھ لوگ حوض کوثر پر آئیں گے تو ان کے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان اللہ تعالیٰ رکاوٹ پیدا کردے گا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ سے عرض کریں گے کہ یہ لوگ کیوں روکے گئے ہیں' تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا:

إِنَّكَ لَا تَدْرِيْ مَا أَحْدَثُوْا بَعْدَكَ

"اے میرے رسولؐ! تم نہیں جانتے' ان (بدعتی) لوگوں نے تیرے بعد دین میں نئے نئے مسئلے (بدعتیں) نکالے تھے"۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان کو کہیں گے دور ہو جاؤ۔ دور ہو جاؤ۔ (مسلم)

معلوم ہوا کہ بدعتی کی حضور صلی اللہ علیہ وسلم شفاعت بھی نہیں کریں گے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پانچویں حدیث

سب سے اچھے لوگ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

«إِنَّ مِنْ خِيَارِكُمْ أَحْسَنَكُمْ أَخْلَاقًا»

ترجمہ : ”تم میں سب سے اچھے وہ لوگ ہیں جن کے اخلاق سب سے اچھے ہیں“۔(رواہ البخاری۔ مسلم)

تشریح : انسان کی ظاہری شکل وصورت کو خَلق کہتے ہیں اور انسان کی سیرت اور صفات باطن کو خُلق کہتے ہیں۔ خُلق سے مراد مہربانی، شجاعت، سخاوت، رحمت، نرمی، تحمل، تواضع، حیا اور خندہ پیشانی سے ملنا ہے۔ مسلمانوں کو اپنے اندر یہ تمام اوصاف اور فضائل پیدا کرنے چاہئیں کہ ان ہی اخلاق فاضلہ سے شرف انسانیت حاصل ہوتا ہے۔ ابوداؤد کی ایک حدیث میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ”میزانِ عمل میں خوش اخلاقی سے زیادہ بھاری اور کوئی چیز نہیں ہے“۔ اور ’ترمذی‘ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ تم میں سے سب سے زیادہ پیارے اور قیامت کے دن سب سے زیادہ میرے نزدیک بیٹھنے والے وہ لوگ ہیں جن کے اخلاق سب سے اچھے ہیں۔ ’مشکوۃ‘ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے : ”مومن خوش اخلاقی کی بدولت رات کو جاگنے والے اور دن کو روزہ رکھنے والے کا درجہ پاتا ہے“۔ پس سب مسلمان بھائیوں اور بہنوں کو چاہیے کہ وہ تحمل مزاج، نرم خو، متواضع، رحم دل، حیا آشنا، شگفتہ رو، خوش مزاج اور ملنسار بن کر رہیں تا کہ ان کا وجود انسانی معاشرے کے لیے خیر و برکت کا موجب ہو۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چھٹی حدیث

منافق کی تین نشانیاں

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

«آيَةُ الْمُنَافِقِ ثَلَاثٌ : إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ ، وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ ، وَإِذَا أُئْتُمِنَ خَانَ»

ترجمہ : ''منافق کی تین نشانیاں ہیں' جب وہ بات کرتا ہے تو جھوٹ بولتا ہے' جب وعدہ کرتا ہے تو پورا نہیں کرتا اور جب اسے امین بنایا جاتا ہے تو خیانت کرتا ہے''۔(رواہ البخاری و مسلم)

تشریح : مسلمان بھائیو اور بہنو! غور کرو کہ جس میں مذکورہ بالا تین نشانیاں پائی جاتی ہیں وہ منافق فی العمل ہے اس لیے اللہ تعالیٰ سے عہد کرلو کہ کبھی جھوٹ نہ بولیں گے اور جب کبھی کسی سے وعدہ کرنے لگو تو خوب سوچو اور غور کرو۔ پھر ایفا کرسکتے ہو تو ہاں کرو ورنہ وعدہ مت کرو کہ عہد شکنی اخلاق کی نورانی پیشانی پر بدنما دھبہ ہے تیسری چیز امانت میں خیانت کرنا ہے۔ جس سے نفاق کی تکمیل ہوتی ہے۔ مالی امانت کے علاوہ بعض مشورے' مخفی باتیں اور مجلسوں کے راز بھی امانت ہوتے ہیں۔ بغیر اجازت ان امور کا افشاء بھی امانت میں خیانت ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ساتویں حدیث

خبر بیان کرنے کا مسئلہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

«كَفىٰ بِالمَرْءِ كَذِباً أَنْ يُّحَدِّثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ»

ترجمہ : ”آدمی کے جھوٹا ہونے میں (یہ بات) کافی ہے کہ وہ ہر سنی سنائی بات کو (بغیر تحقیق کے) بیان کرے“۔ (رواہ مسلم)

تشریح : مطلب یہ ہے کہ اگر کوئی شخص یہ عادت رکھتا ہو کہ جو کچھ سنے بغیر تحقیق کے روایت اور بیان کرے تو اس کے جھوٹ بولنے میں اسی قدر کافی ہے۔ کیونکہ جو کچھ وہ سنتا ہے' سب سچ نہیں ہو سکتا بلکہ سنی سنائی باتیں اکثر جھوٹ ہوتی ہیں۔ اس لیے جب تک کسی بات یا خبر کا سچ ہونا متحقق نہ ہو' اسے ہرگز آگے بیان نہیں کرنا چاہیے۔ معلوم ہوا کہ خبروں کا بیان کرنا ایک ذمہ داری کی چیز ہے اور مسائلِ دین میں سے ہے۔ خبردار! کسی سنی سنائی بات کو بغیر تحقیق و تفتیش کے کبھی آگے نہ پہنچاؤ۔

آٹھویں حدیث

طلب علم کی فرضیت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

«طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيْضَةٌ عَلىٰ كُلِّ مُسْلِمٍ»

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"ترجمہ : ہر مسلمان (مرد و عورت) پر علم کا طلب کرنا فرض ہے"۔

(رواہ ابن ماجہ)

تشریح : اس میں کوئی شک نہیں کہ ہدایت اور نجات کے لیے طلبِ علم سے مراد قرآن اور حدیث (وحی) کا علم ہے اور ہر مسلمان مرد اور عورت پر اس علم کا طلب کرنا بنیادی طور پر فرض ہے لیکن اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ دینی علوم کے علاوہ دوسرے علوم حاصل کرنے جائز نہیں ہیں۔ جن علماء نے علم سے صرف مذہبی علم ہی مراد لیا اور سکولوں اور کالجوں کی تعلیم کے عدم جواز کا فتویٰ دیتے ہیں۔ واضح رہے کہ یہ لوگ درحقیقت اسلامی تعلیمات کو کماحقہٗ سمجھنے سے قاصر ہیں۔ جس طرح صرف و نحو اور منطق اصولِ قرآن کے خادم علوم ہیں' اسی طرح علومِ عصریہ بھی قرآن کے خادم علوم ہیں۔ جب تک ان مروجہ علوم کی دسترس اور مہارت حاصل نہ کی جائے' نہ صرف ہمارے دنیاوی' سیاسی' تمدنی' معاشی اور معاشرتی امور تشنہ تکمیل رہتے ہیں بلکہ اقوامِ عالم میں اشاعتِ اسلام ناممکن ہو جاتی ہے۔ اس لیے مردوں اور عورتوں کو مذہبی علم کے ساتھ ساتھ اس کے دوسرے مروجہ خادم علوم بھی حاصل کرنے چاہئیں تا کہ عصری علوم سے استفادہ کرتے ہوئے مذہبی علوم کو بہتر طور پر پیش کیا جاسکے اور اس طرح وہ دنیا میں بھی سرفراز ہوں اور آخرت میں بھی ان کا شجر عمل بار آور ہو۔ اسی طرح مروجہ علوم کے ساتھ ساتھ قرآن و حدیث کا علم بھی حاصل کرنا ازبس ضروری ہے تا کہ طالب علم جدید تعلیم کے دوران اپنی زندگی کو کتاب و سنت کے زیور عمل سے آراستہ کر سکیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نویں حدیث

ایذا رساں ہمسائے کا حشر

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

«لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ لَّا يَأْمَنُ جَارُهُ بَوَائِقَهُ»

''وہ شخص جنت میں نہ جائے گا جس کا ہمسایہ اس کی ایذاؤں سے محفوظ نہ رہے''۔(رواہ مسلم)

تشریح : اس حدیث شریف میں معاشرتی زندگی کی ایک اہم خرابی کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ اسلامی تعلیمات میں ہمسایہ کے حقوق کو اس قدر اہمیت حاصل ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جبرائیل علیہ السلام نے مجھے ہمسایہ کے حقوق کے بارے میں اس قدر بتایا کہ مجھے گمان ہونے لگا کہ کہیں ہمسایہ کو بھی وراثت کے حصہ داروں میں شمار نہ کرلیا جائے۔ لیکن صورت حال یہ ہے کہ معاشرے میں تقریباً ہر آدمی اپنے ہمسایہ سے شاکی نظر آتا ہے۔ اس شکایت کا تعلق خواہ زبان سے ہو یا ہاتھ سے۔ ہمسایوں کو کسی نہ کسی بہانے تنگ کرنے والوں کو اس حدیث پر غور کرنا چاہئے اور اپنی اصلاح کے لیے عملی اقدام کرنے چاہئیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دسویں حدیث

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ورثہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

«تَرَكْتُ فِيكُمْ أَمْرَيْنِ لَنْ تَضِلُّوا مَا تَمَسَّكْتُمْ بِهِمَا : كِتَابُ اللهِ وَسُنَّةُ رَسُولِهِ»

ترجمہ : "(اے امت) مَیں تم میں دو چیزیں چھوڑے جارہا ہوں۔ جب تک تم ان دونوں کو پکڑے رکھو گے' ہرگز گمراہ نہ ہوگے (وہ دو چیزیں) اللہ کی کتاب اور اس کے رسولؐ کی سنت ہے"۔(موطا امام مالک)

تشریح : معلوم ہوا کہ دین صرف قرآن اور حدیث پر تمام ہو کر ان ہی دو چیزوں کے اندر محدود ہوگیا اور قرآن اور حدیث ہی شریعت قرار پائے۔ مسلمانوں کے لیے ضروری ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے مطابق قرآن اور حدیث کو مضبوطی سے پکڑیں اور اپنا ہر عمل کتاب اور سنت کے مطابق بنائیں اور جملہ مسائل میں قرآن اور حدیث کی طرف ہی رجوع کریں' کہ نجات کا دارومدار صرف ان ہی دونوں چیزوں پر ہے۔

بہ مصطفیٰؐ برساں خویش را کہ دیں ہمہ اوست
اگر بہ او نرسیدی تمام بولہبی است

(اقبال)

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گیارھویں حدیث

رحمت عالمؐ پر نبوت ختم

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

«أَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ»

ترجمہ : ”میں آخری نبی ہوں میرے بعد کوئی نبی پیدا نہ ہو گا“۔(نہ ظلی نہ بروزی۔ نہ تشریعی نہ غیر تشریعی)۔(رواہ البخاری و مسلم)

تشریح : رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد گرامی مشہور و معروف ہے کہ میں آخری نبی ہوں اور میرے بعد اللہ تعالیٰ دنیا میں کوئی نبی نہیں بھیجے گا۔ میرے دنیا میں آجانے کے بعد نبوت کا دروازہ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے بند کردیا گیا ہے۔ قرآن پاک اللہ تعالیٰ کی آخری کتاب ہے اور بنی نوع انسان کی اصلاح کے لیے آخری شریعت۔ قیامت کے نزدیک عیسیٰ علیہ السلام دنیا میں تشریف لائیں گے تو وہ بھی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت پر عمل پیرا ہوں گے۔ حجتہ الوداع کے موقع پر قرآن پاک میں واضح طور پر یہ اعلان فرماکر کہ : ”آج میں نے تمہارے لیے دین کو کامل کردیا اور تم پر اپنا انعام بھرپور کردیا اور تمہارے لیے اسلام کے دین ہونے پر رضامند ہو گیا“، ہر قسم کی ظلی' بروزی' تشریعی اور غیر تشریعی نبوت کا دروازہ بند کردیا گیا ہے۔ اس لیے اب اگر کوئی شخص نبوت کا دعویٰ کرتا ہے یا اپنے اوپر وحی کے نزول کا دعویٰ کرتا ہے تو دنیا میں اس سے بڑا جھوٹ اور کوئی

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

نہیں ہو سکتا۔ ایسا جھوٹا دعویٰ کرنے والے کا ٹھکانا جہنم ہے۔

بارھویں حدیث

بیمار پُرسی کا ثواب

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

«عَائِدُ الْمَرِيْضِ فِيْ مَخْرُفَةِ الْجَنَّةِ حَتّٰى يَرْجِعَ»

ترجمہ : ”بیمار پُرسی کرنے والا جب تک مریض کے پاس رہتا ہے بہشت کے باغ میں ہوتا ہے“۔ (رواہ مسلم)

تشریح : حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد پاک سے معلوم ہوتا ہے کہ مریض کی عیادت کرنا گویا جنت کے باغیچوں میں جانے کے مترادف ہے۔ اس لیے ہمیں مریضوں کی عیادت کا ضرور اہتمام کرنا چاہیے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب بیمار پرسی کے لیے تشریف لے جاتے تھے تو بیمار کو فرمایا کرتے تھے :

لَا بَأْسَ طَهُوْرٌ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى (مشکوٰۃ)

فکر کی کوئی بات نہیں۔ انشاء اللہ تمہاری یہ بیماری گناہوں سے پاکیزگی کا باعث ہوگی“۔ اور آداب عیادت یہ ہیں کہ مریض کے پاس بہت دیر تک نہ بیٹھا جائے بلکہ تھوڑی دیر میں حال احوال معلوم کرکے اٹھ جانا چاہیے، مبادا مریض اور تیمارداروں کو تکلیف ہو۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تیرھویں حدیث

دست سوال دراز نہ کرنے کی ترغیب

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

اَلْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى

فَالْيَدُ الْعُلْيَا هِيَ الْمُنْفِقَةُ وَالسُّفْلَى هِيَ السَّائِلَةُ

ترجمہ : "اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔ اوپر والا ہاتھ دینے والا اور نیچے والا ہاتھ لینے والا ہے"۔(رواہ البخاری)

تشریح : اسلام بھائی چارے اور آپس میں قریبی رابطہ رکھنے کا درس دیتا ہے۔ تاکہ معاشرے کے تنگ دست افراد کو بھی بنیادی ضروریات زندگی میسر آتی رہیں۔ قرآن پاک میں ان افراد کے لیے سخت وعید آئی ہے جو معاشرے میں معمولی لین دین کو ہتک سمجھتے ہیں۔ لیکن مندرجہ بالا حدیث شریف میں تنگ دست افراد کو ایک انمول اصول بتایا گیا ہے اور اس طرف توجہ دلائی گئی ہے کہ وہ اپنی معمولی معمولی ضروریات کے لیے دست سوال دراز نہ کریں۔ اس حدیث شریف میں اوپر والے ہاتھ سے مراد دینے والا ہاتھ ہے جس کو بہتر قرار دے کر نیچے والے ہاتھ یعنی سوال کرنے والے کو متنبہ کیا ہے کہ معاشرے میں اپنا مقام بنانے کے لیے ہر کسی کے سامنے دست سوال دراز کرکے اپنی حیثیت کو کم نہ کریں۔ اگر ہم اس حدیث شریف پر عمل کرنا شروع کردیں تو معاشرے میں موجود ناہمواریاں اور چھوٹے بڑے کا تفرقہ بہت حد تک ختم ہوسکتا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چودھویں حدیث

مزدوری جلد ادا کرنے کا حکم

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

«أَعْطُوا الْأَجِيرَ أَجْرَهٗ قَبْلَ أَنْ يَّجِفَّ عَرَقُهٗ»

ترجمہ : ”مزدور کی مزدوری اس کا پسینہ خشک ہونے سے پہلے دے دینی چاہیے“۔(رواہ ابن ماجہ)

تشریح : حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد پاک کا مطلب یہ ہے کہ مزدور کی اجرت ادا کرنے میں جلدی کرنی چاہیے۔ جب کام پورا اور ختم ہو جائے تو اجرت فوراً دے دو۔ لیت و لعل مت کرو، کل پر نہ ڈالو، صبح و شام کرتے ہوئے مزدور کو پریشان مت کرو۔ دکانداروں، ٹھیکہ داروں، سرمایہ داروں، کارخانہ داروں، امراء اور رؤسا کو خاص طور پر اپنے مزدوروں، ملازموں اور نوکروں کی اجرت بروقت ادا کرنے کا اہتمام کرنا چاہیے۔

پندرھویں حدیث

شفقت اور ادب کی تعلیم

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

«لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَّمْ يَرْحَمْ صَغِيْرَنَا وَلَمْ يُوَقِّرْ كَبِيْرَنَا»

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ : ”جو شخص ہمارے چھوٹوں پر شفقت نہ کرے اور ہمارے بڑوں کا ادب نہ کرے۔ وہ ہم میں سے نہیں“۔ (رواہ ترمذی)

تشریح : حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد پاک کے مطابق بڑوں پر واجب ہے کہ وہ چھوٹوں پر شفقت اور رحم کیا کریں۔ نہایت محبت اور پیار سے پیش آیا کریں۔ صحیح بخاری میں ہے کہ ایک شخص رسول رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا یا رسول اللہ! آپ تو بچوں کا (پیار سے) بوسہ لیتے ہیں لیکن ہم کبھی بچوں کا بوسہ نہیں لیتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ”میں کیا کر سکتا ہوں جب کہ اللہ تعالیٰ نے تیرے دل سے رحم چھین لیا ہے“۔ اسی طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے چھوٹوں کو حکم دیا ہے کہ وہ بڑوں کا ادب کریں۔ عزت اور توقیر سے پیش آیا کریں۔ ’مشکوۃ‘ کی ایک روایت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بوڑھے مسلمان کی توقیر کرنے کو اللہ تعالیٰ کی تعظیم فرمایا ہے۔ پس بڑوں کو چھوٹوں کے حقوق اور چھوٹوں کو بڑوں کے حقوق نگاہ میں رکھنے چاہئیں اور کسی کو کسی کی حق تلفی روا نہیں۔

سولہویں حدیث

محسن کی شکر گزاری

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

«مَنْ لَّا يَشْكُرُ النَّاسَ لَا يَشْكُرُ اللّٰهَ»

ترجمہ : ”جو شخص لوگوں کا شکریہ ادا نہیں کرتا وہ اللہ تعالیٰ کا بھی شکر ادا

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں کرتا"۔ (رواہ ترمذی)

تشریح : اسلام معاشرتی زندگی گزارنے کا حکم دیتا ہے۔ معاشرے میں کوئی امیر ہو چاہے غریب، انسان ہر وقت ایک دوسرے کا محتاج رہتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے "کہ جب تک انسان اپنے بھائی کی مدد میں لگا رہتا ہے اللہ تبارک وتعالیٰ اس کی مدد میں رہتا ہے"۔

جب کوئی شخص اپنے بھائی کی مدد کرتا ہے یا اس کے لیے کوئی خدمت انجام دیتا ہے تو وہ اپنا قیمتی وقت، جان مال اور اپنی تمام تر صلاحیتیں صرف کرتا ہے۔ اس لیے اس کو اپنے بھائی کا ممنون ہونا چاہیے نہ کہ اپنا کام نکل جانے پر احسان فراموشی کا مظاہرہ کیا جائے۔ یعنی اپنے محسن کا ضرور شکر گزار ہونا چاہیے۔ جو شخص اپنے محسن کا شکریہ ادا نہیں کرتا وہ اللہ تعالیٰ کا بھی شکر گزار نہیں ہے۔ سبحان اللہ! کیسی اچھی تعلیم ہے جس پر عمل کرنے سے انسان کے اخلاقی، تمدنی، معاشی اور معاشرتی تعلقات نہایت مربوط ہوتے ہیں۔

سترھویں حدیث

تین روز سے زیادہ رنجش حرام ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

«لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثَةِ لِيَالٍ»

ترجمہ : "مسلمان کے لیے جائز نہیں کہ وہ اپنے بھائی سے تین روز سے زیادہ (ناراضگی کی وجہ سے) ملاقات ترک کرے"۔ (رواہ ابوداؤد)

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تشریح : اگر آپس میں رنجش اور ناراضگی پیدا ہو جائے تو تین دن سے زیادہ نہیں رکھنی چاہیے اور تین دن کے بعد ضرور دل صاف کر کے مل جانا چاہیے کیونکہ ایک حدیث میں رسول رحمت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :

فَمَنْ هَجَرَ فَوْقَ ثَلَاثٍ فَمَاتَ دَخَلَ النَّارَ (ابوداؤد)

”جو (بغیر عذر شرعی) تین دن سے زیادہ ناراضگی کی وجہ سے ترک ملاقات کی حالت میں مرگیا' وہ دوزخ میں جائے گا۔“ اللہ اکبر! کس قدر نازک معاملہ ہے۔ مسلمانو! ہوش سے سنو! کہ باہمی حسد' بغض' غصہ' کینہ اور نفسانی خواہشات کی بنا پر آپس میں میل ملاقات ترک نہ کر دیا کرو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس فعل کو موجب دوزخ ہونا فرما رہے ہیں۔ اس لیے توبہ کر کے آج ہی اپنے بھائیوں کے گلے مل جاؤ اور ملنے میں پہل کرو کیونکہ جو پہلے السلام علیکم کہے گا اس کو بہت اجر ملے گا۔ لیکن اگر ناراضگی کی وجہ کوئی دینی اور شرعی عذر ہو یعنی اللہ تعالیٰ کے واسطے ناراضگی ہو تو پھر دل کی صفائی اس سبب کے رفع ہونے پر ہونی چاہیے کیونکہ ابوداؤد کی ایک روایت میں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: ”سب سے اچھا عمل یہ ہے کہ دوستی بھی اللہ تعالیٰ کے واسطے ہو اور ناراضگی بھی اللہ تعالیٰ کے واسطے ہو“۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اٹھارویں حدیث

رسول اللہ ﷺ کو حد سے بڑھانے کی ممانعت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

«لَا تُطْرُوْنِيْ كَمَآ أَطْرَتِ النَّصَارٰی عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ قُوْلُوْا عَبْدُاللهِ وَرَسُوْلُهٗ»

ترجمہ : "مجھ کو حد سے نہ بڑھانا' جس طرح عیسائیوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو حد سے بڑھادیا۔ مجھے تم صرف اللہ کا بندہ اور اس کا رسول کہنا"۔ (رواہ البخاری و مسلم)

تشریح : انسان اشرف المخلوقات ہے۔ اس کے لیے رسالت سے بڑھ کر کوئی اور مرتبہ نہیں ہے۔ عیسائیوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو حدِ رسالت سے بڑھا کر الہ (اللہ تعالیٰ) کہہ دیا تھا یعنی الوہیت مسیح کے قائل ہوگئے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو قرآن میں اس عقیدہ کی بنا پر (**لقد کفر --الآیہ**) کافر کہا ہے۔ ہمارے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو حد سے بڑھائے جانے کا ذکر کرکے اپنی امت کو متنبہ کیا ہے کہ مجھے بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرح (خبردار) حد سے نہ بڑھادینا بلکہ مجھے اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہی کہنا' کہ اللہ کا رسول ہونے سے بڑھ کر کوئی اور مرتبہ نہیں ہے۔ لیکن افسوس کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت نے بھی عیسائیوں کی طرح آپ کو احمد بلا میم (احد) اور عرب بلا عین (رب) وغیرہ کہا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح میں غلو سے کام لیا۔ معاذ اللہ!

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انیسویں حدیث

مشورہ امانت ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

«اَلْمُسْتَشَارُ مُؤْتَمَنٌ»

ترجمہ : ”جس سے مشورہ طلب کیا جائے‘ وہ بمنزلہ امین کے ہوتا ہے“۔

(رواہ ابن ماجہ)

تشریح : حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ جس شخص سے مشورہ لیا جائے وہ امین ہوتا ہے۔ یعنی اگر اس نے دیانت داری سے صحیح مشورہ دے دیا تو گویا امانتِ مشورہ ادا کردی اور اگر دانستہ غلط مشورہ دیا تو امانت میں خیانت کرلی اور خائن ہوا۔ اس سے معلوم ہوا کہ مشورہ بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک امانت ہے جسے نہایت دیانت داری سے ادا کرنا چاہیے۔

بیسویں حدیث

ظلم کے اندھیرے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

«اَلظُّلْمُ ظُلُمَاتٌ یَوْمَ الْقِیَامَةِ»

ترجمہ : ”ظلم کرنا قیامت کے دن اندھیروں کا موجب ہوگا“۔

(رواہ البخاری ومسلم)

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تشریح : ظلم کی بے شمار قسمیں ہیں، ہر شخص خوب جانتا ہے کہ ظلم کسے کہتے ہیں اور کون کون سے کام ظلم میں داخل ہیں۔ اس لیے ہر مسلمان کو ظلم سے ضرور بچنا چاہیے کیونکہ دنیا کے اندر ظلم کرنا قیامت کے دن تاریکیوں کا باعث ہوگا۔ اس لیے کسی کو بے جا تنگ کر کے، جسمانی و مالی نقصان پہنچا کر یا کسی کو معاشرے میں بدنام کر کے اپنے لیے قیامت کے دن کے لیے اندھیرے نہ خریدو۔ یہ ظلم مانع نجات و فلاح ہوں گے۔ اور دنیا میں بھی بدنامی اور معاشرے میں رسوائی کا باعث بنیں گے۔

اکیسویں حدیث

عیب دار چیز کو بیچنا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

«مَنْ بَاعَ عَيْباً لَمْ يُنَبِّهْهُ لَمْ يَزَلْ فِيْ مَقْتِ اللهِ»

ترجمہ : "جس شخص نے عیب دار چیز کو بیچا (اور) خبردار نہ کیا (گاہک کو اس کے عیب پر) وہ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے غضب میں رہتا ہے"۔ (رواہ ابن ماجہ)

تشریح : تاجروں، سوداگروں، دکانداروں اور دستکاروں کو چاہیے کہ ان کے مال میں اگر کوئی چیز عیب دار ہے تو گاہک کو اس کے عیب سے آگاہ کر دیں اور پھر جو قیمت طے پائے، وہ لیں۔ اگر عیب چھپا کر کوئی چیز فروخت کی جائے گی تو بیچنے والا ہمیشہ غضب الٰہی میں گرفتار رہے گا اور جس پر اللہ تعالیٰ کا غضب و غصہ ہو اس کا انجام جہنم کے سوا کیا ہوگا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بائیسویں حدیث

جھوٹے مدعی کا ٹھکانا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

«مَنِ ادَّعٰی مَا لَیْسَ لَهٗ فَلَیْسَ مِنَّا وَلْیَتَبَوَّءْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ»

ترجمہ : "جو جھوٹا مدعی ہے وہ ہم (مسلمانوں) سے نہیں ہے اور وہ اپنا ٹھکانا آگ میں بنا لے"۔ (رواہ مسلم)

تشریح : رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد پاک کا مفہوم یہ ہے کہ جو شخص ایسی چیز کا دعویٰ کرتا ہے جو اس کے لیے نہیں ہے تو ایسا جھوٹا مدعی اپنے آپ کو دوزخ میں سمجھ لے۔ مثلاً ایک شخص کہتا ہے کہ میرے پاس وحی آتی ہے اور دراصل نہیں آتی یا کہتا ہے کہ مجھے الہام ہوتا ہے اور درحقیقت نہیں ہوتا تو یہ مدعی جھوٹا ہے یا کوئی نبوت کا دعویٰ کرتا ہے' مہدی موعود بنتا ہے' مسیح موعود ہونے کا اعلان کرتا ہے یا امارت کا مدعی ہے اور یہ چیزیں بروئے قرآن و حدیث اس کے لیے ثابت نہ ہوں تو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ ایسے ہر کاذب مدعی کو آتشِ جہنم کے لیے تیار رہنا چاہیے۔ عدالتوں میں جاکر جھوٹے دعوے کرنے والے بھی اس حدیث پاک کی وعید میں داخل ہیں۔

جھوٹے نبی تو شاذو نادر نمودار ہوتے ہیں لیکن امارت کے مدعی تو حشرات الارض کی طرح پیدا ہو گئے ہیں۔ ایک جماعت بنا کر اس کے امیر بن جاتے ہیں اور جماعت کے افراد پر خلفائے راشدین کی اطاعت کے وجوب کی طرح اپنی اطاعت کو

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

واجب قرار دے دیتے ہیں۔ پھر اگر کوئی شخص امیر جماعت کے کہنے پر دن کو رات اور رات کو دن نہ کہے اور امیر کی من مانی خواہشوں کے درخت کو حسب الحکم اطاعت کا پانی نہ دے تو پھر وہ امیر اس فرد جماعت پر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے منکر امارت کی طرح باغی اور خارجی ہونے کا فتویٰ لگا دیتا ہے۔ ایسی امارت کا ڈھونگ رچانے والے امیروں کو اللہ تعالیٰ سے ڈر کر سوچنا چاہیے کہ کیا ان کی امارتیں خلفائے راشدین کی امارتوں کی طرح ہیں؟ کوئی بوم کے سایہ میں پلا ہوا انسان بھی نہیں کہے گا کہ حال کی امارتوں میں صدیقی یا فاروقی (رضی اللہ عنہما) کی امارتوں کی شرائط پائی جاتی ہیں۔ جب اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی مقرر کردہ شرائط ان امیروں کی امارتوں میں نہیں پائی جاتیں تو پھر ان امیروں کو خلفائے راشدین کی طرح اپنی اطاعت واجب قرار دیتے ہوئے اور اپنی (جعلی) امارت کے منکر کو باغی اور خارجی کہتے ہوئے کیوں اللہ تعالیٰ سے ڈر نہیں لگتا۔ حالانکہ حدیث مذکور میں باطل امارت کے مدعیوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عذاب جہنم سے ڈرا رہے ہیں۔ لطف یہ ہے کہ احادیث کی تمام کتب میں اس نوع کی تمام احادیث کتاب الامارات کے باب میں ہی آئی ہیں جو اس بات کا مزید ثبوت ہیں کہ تمام محدثین رحمہم اللہ کے نزدیک باطل امارت کا مدعی وعید حدیث میں بدرجہ اولیٰ داخل ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

اَلْاِمَامُ جُنَّةٌ يُّقَاتَلُ مِنْ وَّرَائِهٖ وَيُتَّقٰى بِهٖ

"امیر (واجب الاطاعت) ڈھال ہے۔ (ملک و قوم کے لیے) جہاد کیا جاتا ہے (کفار کے ساتھ) پیچھے اس کے اور بچاؤ پکڑا جاتا ہے اس کے ساتھ۔" (مشکوۃ شریف)

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یعنی وہ امیر (حاکم' والی' خلیفہ' سلطان) واجب الاطاعت ہے جو صاحب حکومت ہو۔ لاء اینڈ آرڈر کا مالک ہو' کافروں کے حملے سے ملک' قوم اور دین کو بچانے کے لیے فوجیں رکھے' دیوانی اور فوجداری عدالتیں قائم کرے۔ ملک میں چھاؤنیاں بنائے نہ کہ نواب بے ملک۔

قارئین کرام! یہ ہیں آج کے امیر۔ حیثیت تو ان کی خلفائے راشدین کی نہیں ہے۔ شریعت کی متعینہ شرائط امارت تو ان میں پائی نہیں جاتیں' لیکن یہ امیر اپنی اطاعت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی اطاعت کی طرح واجب قرار دیئے چلے جاتے ہیں۔ ان امیروں کو چاہیے کہ پہلے ٹکسالی روپیہ بنیں اور پھر اطاعت کی جنس کا سودا کریں۔ جعلی روپیہ کو ٹکسالی کہنا اور پھر اسے چلانا اور رواج دینا' ازروئے دیانت' اخلاق اور مذہب کسی طرح بھی جائز نہیں۔

تیئسویں حدیث

تلواروں کے سایہ میں جنت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

«إِنَّ أَبْوَابَ الْجَنَّةِ تَحْتَ ظِلَالِ السُّيُوفِ»

ترجمہ : ''تحقیق جنت کے دروازے تلواروں کے سایہ تلے ہیں''۔

(رواہ مسلم)

تشریح : اس کا مطلب یہ ہے کہ جب مجاہد اللہ کا کلمہ بلند کرنے کی نیت سے میدان جنگ میں پہنچ کر کفار سے نبرد آزما ہوتا ہے اور مقابلہ میں کافروں کی

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تلواریں اٹھتی ہیں تو ایسی حالت میں مجاہد جنت کے دروازوں میں پہنچ جاتا ہے۔ فاتح ہوگیا تو غازی بن کر جنت میں داخل ہوگیا اور شہید ہوگیا تو بھی جنت میں پہنچ گیا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب مسلمانوں کو لڑنے کے لیے میدان بدر میں کھڑا ہونے کا حکم دیا تھا تو یوں فرمایا تھا :

قُوْمُوْٓا اِلٰی جَنَّۃٍ

یعنی ''کھڑے ہوجاؤ جنت کی طرف'' معلوم ہوا کہ اعلائے کلمۃ الحق کی نیت سے میدان جنگ میں جانا دراصل جنت میں جانا ہے۔ (رواہ مسلم)

چوبیسویں حدیث

جان اور مال کا جہاد

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

«جَاهِدُوا الْمُشْرِكِيْنَ بِأَمْوَالِكُمْ وَأَنْفُسِكُمْ وَأَلْسِنَتِكُمْ»

ترجمہ : ''جہاد کرو تم مشرکوں سے اپنے مالوں کے ساتھ، اپنی جانوں کے ساتھ اور اپنی زبانوں کے ساتھ''۔ (رواہ ابوداؤد)

تشریح : جہاد بالمال یہ ہے کہ جہاد کی ہر قسم کی ضروریات پر مال خرچ کیا جائے۔ مجاہدین کے لیے ہر طرح کا اسلحہ، کپڑے، خوراک اور مرہم پٹی کا سامان وغیرہ بہم پہنچائیں اور جہاد بالنفس یہ ہے کہ خود بہ نفس نفیس میدان جنگ میں جا کر قتال کریں اور تقریروں اور وعظوں کے ذریعہ لوگوں کو جہاد کی رغبت دلانا، ان میں

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

17761

www.KitaboSunnat.com

مارشل سپرٹ پیدا کرنا' میدان جنگ کے لیے مجاہدین تیار کرنا' غازیوں کے لیے فتح و نصرت کی دعائیں مانگنا اور کافروں کے حق میں ہزیمت و ذلت کی بد دعا کرنا' جہاد باللسان کہلاتا ہے۔ قوم میں نوجوان بھی ہوتے ہیں۔ جنگ میں لڑنے کے لیے جوان بھی چاہئیں اور سامان جنگ وغیرہ کے لیے مال کی بھی ضرورت ہوتی ہے' قوم کو بیدار رکھنے کے لیے جہاد کا پروپیگنڈہ کرنے کے لیے آدمیوں کی بھی ضرورت ہوتی ہے۔ اس لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاد کی تین قسمیں بیان فرمائیں۔ مالی جہاد' جانی جہاد اور لسانی جہاد۔ تا کہ قوم کے جوان' بوڑھے اور مال دار سب اپنی حیثیت اور حالت کے مطابق جہاد کے ثواب میں شریک ہو سکیں۔

پچیسویں حدیث

اللہ کی راہ میں چوکیداری کرنا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

«رِبَاطُ یَوْمٍ فِيْ سَبِیْلِ اللهِ خَیْرٌ مِّنَ الدُّنْیَا وَمَا عَلَیْهَا»

ترجمہ : ''اللہ کی راہ میں ایک روز چوکیداری کرنا دنیا سے بہتر ہے ' اور جو کچھ دنیا پر ہے''۔ (رواہ البخاری و مسلم)

تشریح : اللہ کی راہ میں چوکیداری کرنے کا مطلب یہ ہے کہ سرحد کفر (بارڈر) پر پہرہ دینا۔ اسلامی سلطنت کو دشمن کے حملوں سے بچائیں' ملک کے ڈیفنس میں مدد دیں۔ اسلام' شعائرِ اسلام اور مسلمانوں کی عزت و عصمت' ان کے مالوں اور ان کی جانوں کی حفاظت کریں تا کہ کفار حملہ کر کے ملک' قوم' مذہب اور شعائرِ اسلام

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو نہ مٹا دیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسے مجاہد چوکیدار (فوجی سپاہی) کو بشارت دے رہے ہیں کہ اس کی ایک روز کی چوکیداری (ملک وملت کے تحفظ کے لیے ڈیوٹی بجالانا) تمام دنیا و مافیہا' اللہ کے نام پر خیرات کر دینے کے ثواب سے بہتر ہے! یہ ثواب کا وعدہ اور بشارت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر مسلمان کو دے رہے ہیں کہ جو مسلمان بھی اخلاص اور نیک نیتی سے اسلامی سلطنت اور اس کی سرحدوں کی حفاظت اور ڈیفنس میں ایک دن بھی چوکیداری کرے گا' اللہ تعالیٰ اسے دنیا و مافیہا سے زیادہ اجر دے گا۔ فوجی سپاہی کا ذکر ہم نے خاص طور پر اس لیے کیا ہے کہ اس کی ملازمت کی غرض و غایت ہی ملک اور اس کی سرحدوں کی حفاظت کرنا ہے اور وہ خود بھی چوبیس گھنٹے ملک' قوم اور اسلام کی حفاظت اور کفار سے لڑنے کے لیے تیار رہتا ہے۔

چھبیسویں حدیث

زندگی میں جہاد کی نیت کرنا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

«مَنْ مَّاتَ وَلَمْ يَغْزُ وَلَمْ يُحَدِّثْ بِهِ نَفْسَهُ مَاتَ عَلٰى شُعْبَةٍ مِّنْ نِّفَاقٍ»

ترجمہ : "جو شخص مرگیا اور نہ جہاد کیا اور نہ اس کے دل میں جہاد کا خیال (بھی) گزرا۔ (تو وہ) نفاق کی ایک قسم پر مرا"۔ (رواہ مسلم)

تشریح : یہ حدیث شریف مسلمانوں میں جہاد کا جذبہ اور مارشل سپرٹ پیدا کر کے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان کے ہر چھوٹے' بڑے' بچے' بوڑھے اور مرد و زن کو اللہ کے نام پر کٹ مرنے کی روح پھونکنے والی ہے اور تمام قوم کو تازیست مجاہد بنے رہنے کا حکم دیتی ہے۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کیسے حکیمانہ انداز میں ارشاد فرماتے ہیں کہ جو مسلمان ایسی حالت میں مرگیا کہ نہ تو اس نے اپنی زندگی میں جہاد کیا اور نہ ہی اپنے دل میں جہاد کی نیت کی تو اس کی موت نفاق کی ایک قسم پر ہوئی۔ کیونکہ منافق کے دل میں جہاد کا خیال ہرگز نہیں گزرتا اور جس مسلمان کا دل تمام زندگی جہاد کا قصد نہ کرے اور نہ اس کے دل میں جہاد کا خیال آئے تو وہ بھی منافقوں سے مشابہت رکھنے والا ہوا۔ پس ایسا مسلمان جب مرے گا تو لا محالہ نفاق آشنا ہو کر مرے گا۔ پس تمام مسلمانوں پر واجب ہے کہ وہ اپنے دل میں جہاد کی ضرور نیت کریں۔ جب تک جئیں' اپنے دل میں یہ ارادہ اور قصد رکھیں کہ وقت آنے پر وہ ضرور جہاد کریں گے۔ یہ علیٰحدہ بات ہے کہ آپ کو زندگی بھر جہاد کا موقع ملے یا نہ ملے۔ لیکن ہر مسلمان بصد شوق ہر وقت جہاد پر جانے کا متمنی ضرور رہے کہ یہ تمنا اس کے ایمان کو نفاق سے بچائے رکھے گی۔

ستائیسویں حدیث

کسب حلال کی فرضیت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

«طَلَبُ كَسْبِ الْحَلَالِ فَرِيْضَةٌ بَعْدَ الْفَرِيْضَةِ»

ترجمہ : "حلال کی کمائی کا طلب کرنا فرض ہے' بعد فرض (پنجگانہ)

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے"۔(شعب الایمان)

تشریح : فرائض پنجگانہ کی فرضیت پہلے درجہ پر ہے اور ان فرائض کے بعد' کسبِ حلال کی فرضیت کا درجہ ہے۔ معلوم ہوا کہ حلال روزی کا حاصل کرنا بھی نہایت ضروری ہے۔ کیونکہ حلال اور پاک رزق کے کھانے سے اعمال صالح اور اخلاق فاضلہ پیدا ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ دعائیں قبول کرتا' اور اپنا قرب بخشتا ہے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :" اگر کوئی شخص (مثلاً) دس درہم کا کپڑا خریدے اور اس میں ایک درہم حرام (کی کمائی) کا ہو تو جب تک وہ کپڑا اس (کے بدن) پر رہے گا' اللہ تعالیٰ اس کی نماز قبول نہیں کرے گا۔"(بیہقی)

ایک حدیث میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ" وہ بدن جو مال حرام سے پرورش کیا گیا ہے' جنت میں داخل نہیں ہوگا۔"(مشکوۃ)

پیارے بھائیو! یاد رکھو جب تک جیو روزی حلال کھاؤ۔ اپنی بیوی اور اپنے بچوں کے پیٹ میں حلال کی روزی ڈالو کہ حلال کا رزق کھانے سے نیکیوں کی توفیق ملتی ہے' اخلاق بلند ہوتے ہیں اور طبیعت میں حیاء' تواضع' نرمی' بردباری' سخاوت' شجاعت' اخلاقی جراءت' حوصلہ' صبر' قناعت' رحم' مروت' جذبۂ حق گوئی' توحید پرستی' شب خیزی اور راست گفتاری کے جوہر پیدا ہوتے ہیں۔ ہر مسلمان کو اپنے اپنے ذریعہ معاش کا خوب خیال رکھنا چاہیے کہ حلال میں حرام نہ مل جائے۔ ملازموں کو چاہیے کہ وہ اپنی مقررہ تنخواہ کے پاک دودھ کو رشوت کی نجاست سے بچا کر آپ پئیں اور بیوی بچوں کو پلائیں۔

ہر قسم کی دکانداری' تجارت' بیوپار اور متعدد ذرائع معاش میں دھوکہ' فریب

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرنے سے روزی حرام ہو جاتی ہے اس لیے خوب چھان پھٹک کر کے رزق حلال کھانا چاہیے تا کہ روح پاک' دل صاف' عبادت قبول اور نیک دعائیں قبولیت کے درجہ تک پہنچیں۔ علامہ اقبال نے کیا خوب کہا ہے۔

اے طائر لاہوتی اس رزق سے موت اچھی
جس رزق سے آتی ہو پرواز میں کوتاہی

اٹھائیسویں حدیث

دو رویہ شخص کی سزا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

«مَنْ كَانَ ذَا وَجْهَيْنِ فِي الدُّنْيَا كَانَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لِسَانَانِ مِنْ نَّارٍ»

ترجمہ : "جو شخص دنیا میں دو رویہ ہو گا قیامت کو اس کی دو زبانیں آگ کی ہوں گی"۔ (رواہ الدارمی)

تشریح : دو رویہ اس شخص کو کہتے ہیں کہ جب وہ کسی آدمی کے سامنے ہوتا ہے تو اس کے سامنے اس کی خیر خواہی اور محبت کی باتیں کرتا ہے اور وہ آدمی سمجھتا ہے کہ یہ شخص میرا بڑا خیر خواہ اور ہمدرد ہے لیکن جب وہ اس کی پیٹھ پیچھے ہوتا ہے تو اس کی برائیاں بیان کرنی شروع کر دیتا ہے اور بد خواہی کرنے لگ جاتا ہے گویا ایسے شخص کی دو زبانیں ہوئیں۔ سامنے خیر خواہی جتانا اور پیچھے بد خواہی کرنا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ ایسے (بد فطرت) شخص کی قیامت کے دن آگ کی دو

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زبانیں ہوں گی جو اس کے لیے موجب عذاب بنیں گی۔ سب بھائیوں اور بہنوں کو چاہیے کہ وہ جس طرح کسی کے منہ پر ہوں' پیٹھ پیچھے بھی ویسے ہی رہیں۔ اگر کوئی گلہ شکوہ ہے تو سامنے کہہ لیں۔ اور یہ ہرگز نہ کریں کہ کسی کے سامنے اس کی محبت اور خیرخواہی کا اظہار کریں اور اس کی عدم موجودگی میں اسی زبان سے اس کو برا بھلا کہنے لگ جائیں۔ یہ کام شرافت' دیانت' اخلاق اور فطرتِ سلیم کے خلاف ہے۔ ذوالو جہین (دو رویہ) اس شخص کو بھی کہتے ہیں کہ مثلاً زید اور بکر جن کی آپس میں عداوت ہے' دونوں کے پاس جاتا ہے۔ زید کے پاس جاکر اپنی دوستی جتاتا اور اس کی خیرخواہی کا دم بھرتا ہے اور اس کے سامنے اس کے دشمن بکر کی برائی بیان کرتا ہے اور وہ پھر بکر کے پاس بھی جاتا ہے اور اس کے سامنے اپنی محبت کا اظہار کرتا ہے اور بہی خواہی جتاتا ہے اور ساتھ ہی اس کے رقیب زید کو بھی کوستا ہے۔ ایسا دو رویہ انسان قیامت کو آگ کی دو زبانوں کے عذاب میں گرفتار ہوگا۔ مسلمانوں کو پایہ اخلاق سے گری ہوئی ایسی مستوجب عذاب عادت ترک کردینی چاہیے کہ یہ افعال ایک مسلمان کے شان شایان نہیں ہیں۔

انتیسویں حدیث

رشوت لینے اور دینے والے پر اللہ تعالیٰ کی لعنت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

«لَعْنَةُ اللهِ عَلَى الرَّاشِيْ وَالْمُرْتَشِيْ»

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ : "رشوت دینے والے اور رشوت لینے والے پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو"۔ (رواہ ابن ماجہ)

ملاحظہ : راشی رشوت دینے والے کو کہتے ہیں اور مرتشی رشوت لینے والے کو کہتے ہیں اور ایک حدیث میں رائش پر بھی لعنت آئی ہے اور رائش وہ ہوتا ہے جو راشی اور مرتشی کے درمیان رشوت دینے دلانے کا ذریعہ بنتا ہے۔

تشریح : رشوت ایک لعنت ہے۔ اس کے لینے اور دینے والے پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی ہے بلکہ ایک حدیث میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے رشوت لینے اور دینے والے دونوں کو دوزخی فرمایا ہے : **کلاھما فی النار۔** اس کی وجہ یہ ہے کہ رشوت سے ظلم (حق تلفی) بڑھتا اور پھیلتا ہے اور عدل (حق رسی) مٹتا اور ناپید ہوتا ہے۔ پھر اگر رشوت کو بند نہ کیا جائے تو تمام دنیا ظلم کے اندھیرے سے تاریک ہوجائے اور جھوٹے، بے ایمان، بدکار، بدمعاش، چور، ظالم اور خائن رشوت کے ذریعہ سے کامیاب ہو کر دنیا پر چھا جائیں اور سچے مومن، صالح شریف، ذی عزت اور نیک لوگ اپنے جائز حقوق سے محروم، مظلوم ہو کر رفتہ رفتہ مٹ جائیں۔

پولیس اور کچہری کے واجب الاحترام افسران، حکومت کے تمام محکموں کے ملازمو! یہ دنیا فانی اور ہنگامی ہے۔ جلد یا بدیر اسے ضرور چھوڑ جانا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے خوف کو مد نظر رکھتے ہوئے، حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان پر عمل کرتے ہوئے آج سے اپنے اللہ تعالیٰ سے عہد کرلو کہ رشوت کی آگ کو ہاتھ نہ لگائیں گے اور نہ یہ آگ اپنے اہل و عیال کے پیٹ میں ڈالیں گے۔ رعایا کے ساتھ پورا پورا عدل و انصاف کرو۔ ظالم کو کیفر کردار تک پہنچاؤ اور مظلوم کی پوری

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پوری حمایت اور داد رسی کرو۔ اپنی حلال کی تنخواہ پر اکتفا اور قناعت کرو۔ اللہ تعالیٰ بہت برکت دے گا۔ دین و دنیا کی بھلائیاں اور خوبیاں آپ کے گرد جمع ہوں گی۔

تیسویں حدیث

لعن طعن کی ممانعت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

«لَيْسَ الْمُؤْمِنُ بِالطَّعَّانِ وَلَا بِاللَّعَّانِ وَلَا الْفَاحِشَ وَلَا الْبَذِيَّء»

ترجمہ : طعن کرنے والا مومن (پورا) نہیں ہوتا۔ اور نہ لعن کرنے والا اور نہ فحش بکنے والا اور نہ زبان درازی کرنے والا"۔ (رواہ الترمذی)

تشریح : رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد پاک میں گالی گلوچ، فحش کلامی اور زبان درازی سے منع فرمایا گیا ہے اور اسے مومن کی شان کے خلاف قرار دیا ہے۔

ایک اور حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے تمام مسلمان محفوظ رہیں"۔ یعنی زبان کو قابو میں رکھے بغیر مومن اپنے ایمان کی حفاظت نہیں کرسکتا۔ زبان انسانی جسم کا ایک ایسا حصہ ہے جس کی حفاظت کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ نے بتیس دانت اور دو ہونٹ نصیب کئے ہیں۔ ایک اور حدیث میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے فرمایا : "جو شخص مجھے زبان اور زیرِ ناف حصہ کی ضمانت دے میں اسے جنت کی ضمانت دیتا ہوں"۔

ان احادیث کی روشنی میں لایعنی باتوں سے مکمل پرہیز کر کے اپنے ایمان کی حفاظت کرنی چاہیے۔

اکتیسویں حدیث

حمایت باطل کی حرمت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

«لَيْسَ مِنَّا مَنْ دَعَا إِلٰى عَصَبِيَّةٍ وَلَيْسَ مِنَّا مَنْ قَاتَلَ عَلٰى عَصَبِيَّةً وَلَيْسَ مِنَّا مَنْ مَّاتَ عَلٰى عَصَبِيَّةٍ»

ترجمہ : "وہ شخص ہم (اہل امت) میں سے نہیں جو لوگوں کو عصبیت (حمایت باطل) کی طرف بلائے اور وہ شخص (بھی) ہم میں سے نہیں جو عصبیت کے سبب لڑے، اور وہ شخص (بھی) ہم سے نہیں جو عصبیت پر مرے"۔ (رواہ ابوداوٗد)

تشریح : ابوداوٗد میں ہے کہ ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عصبیت کیا ہے؟ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

اَنْ تُعِيْنَ قَوْمَكَ عَلَى الظُّلْمِ

"تمہارا اپنی قوم کے ظلم میں (ناحق) ساتھ دینا عصبیت ہے"۔ عصبیت جذبہ جہالت ہے۔ جس کے سبب انسان اپنی ظالم قوم، برادری، جماعت اور دھڑے کی

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مدد کرنے پر مجبور ہو جاتا ہے اور اس مجبوری میں وہ اپنے ایمان سے ہاتھ دھو بیٹھتا ہے۔ "دھرم سے دھڑا پیارا" کی ضرب المثل تو آپ نے سنی ہی ہوگی۔ بس یہی عصبیت ہے، دھرم (ایمان) جاتا ہے تو جائے لیکن (ظالم) دھڑا نہیں جانے دیں گے۔

مسلمان بھائیو! غور کرو کہ اگر آپ نے اپنے رشتہ داروں، اپنی قوم، اپنی جماعت، اپنی برادری، اپنی پارٹی اور اپنے دھڑے کی ان کے ظلم اور ناحق پر ہونے کی حالت میں حمایت اور مدد کی یا ان کی حمایت اور پاسداری میں حق کے ساتھ مقابلہ اور مقاتلہ کیا اور پھر تمہاری موت اسی عصبیت پر ہوگئی تو آپ کا شمار محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت سے نہیں ہوگا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے **لیس منا** (ہم سے نہیں ہے) فرمادیا ہے۔ پیارے بھائیو! خوب سن لو کہ ہمیشہ حق کا ساتھ دو اور حق کے حمایتی بنو، کہ دعوت عصبیت تمام کی تمام جہالت ہے۔

•تیتیسویں حدیث

غصہ ایمان کو بگاڑتا ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

«إِنَّ الْغَضَبَ لَيُفْسِدُ الْإِيمَانَ كَمَا يُفْسِدُ الصَّبِرُ الْعَسَلَ»

ترجمہ : "بے شک غصہ ایمان کو بگاڑ دیتا ہے۔ جیسے ایلوا شہد کو بگاڑ دیتا ہے"۔(اخرجہ فی المشکوۃ)

تشریح : ایمان کی حمیت میں اگر غصہ اور ناراضگی کا اظہار کیا جائے تو یہ دینی

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غیرت اور ایمان کی مضبوطی پر دلالت کرتا ہے۔ اس کے علاوہ غصہ ایک ایسی آگ ہے جو عقل و اخلاق کے لباس کو جلا دیتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ غصے کی حالت میں آدمی بعض اوقات اپنی زبان سے وہ باتیں نکالتا ہے جو سراسر ایمان کے منافی ہوتی ہیں۔ عورتیں بحالت غضب ایک دوسری کو وہ ملاحیاں سناتی ہیں' زبان درازی اور فحش کلامی کا ایسا مظاہرہ کرتی ہیں کہ شیطان بھی پناہ مانگتا ہے۔ پس غصے پر قابو نہ پانا فساد ایمان کا موجب ہے۔ جہاں تک ہو سکے غصہ کو دبائیں اور اس پر قابو پائیں۔ غصہ کی حالت میں بیٹھ جانا' لیٹ جانا یا ٹھنڈا پانی پینا آتش غضب کو فرو کر دیتا ہے۔

تینتیسویں حدیث

یہود و نصاریٰ کا ملعون ہونا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

«لَعَنَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى اتَّخَذُوْا قُبُوْرَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ»

ترجمہ : "اللہ یہود و نصاریٰ پر لعنت کرے کہ انہوں نے اپنے نبیوں کی قبروں کو سجدہ گاہ بنالیا"۔ (اخرجہ فی المشکوۃ)

تشریح : اس حدیث سے ثابت ہوا کہ نبیوں' ولیوں' بزرگوں اور شہیدوں کی قبروں کو سجدہ کرنا ملعونوں کا کام ہے۔ سجدے کے علاوہ قبر کا طواف کرنا' اس پر اعتکاف بیٹھنا' قبر پر نذر و نیاز اور چڑھاوے چڑھانا یہ سب کام (بوجہ عبادت الٰہی ہونے کے) شرک ہیں۔ یہودی ان کاموں کی وجہ سے پھٹکارے گئے تھے۔ حضرت

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مولانا حالی رحمہ اللہ نے کیا خوب فرمایا :

کرے غیر گر بت کی پوجا تو کافر
جو ٹھہرائے بیٹا خدا کا تو کافر
کہے آگ کو اپنا قبلہ تو کافر
کواکب میں مانے کرشمہ تو کافر
مگر مومنوں پر کشادہ ہیں راہیں
پرستش کریں شوق سے جس کی چاہیں
نبی کو جو چاہیں خدا کر دکھائیں
اماموں کا رتبہ نبی سے بڑھائیں
مزاروں پہ دن رات نذریں چڑھائیں
شہیدوں سے جا جا کے مانگیں دعائیں
نہ توحید میں کچھ خلل ان سے آئے
نہ اسلام بگڑے نہ ایمان جائے

چونتیسویں حدیث

سچے سوداگر کا درجہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

«اَلتَّاجِرُ الصَّدُوقُ الْأَمِيْنُ مَعَ النَّبِيِّيْنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَاءِ»

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ : " سچا اور امانت دار تاجر نبیوں اور صدیقوں اور شہیدوں کے ساتھ ہوگا"۔ (رواہ الترمذی)

تشریح : حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تجارت اور سوداگری کی طرف رغبت دلائی ہے اور تجارت میں راستی' سچائی' دیانتداری اور امانتداری سے کام لینے والے تاجر کا مرتبہ اتنا بڑا بیان فرمایا ہے کہ قیامت کے روز اس کا مقام نبیوں' صدیقوں اور شہیدوں کے ساتھ ہوگا۔

پینتیسویں حدیث

احتکار کرنے والے پر لعنت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

«اَلجَالِبُ مَرزُوقٌ وَالمُحتَكِرُ مَلعُونٌ»

ترجمہ : "سوداگر رزق دیا گیا ہے اور احتکار (ذخیرہ) کرنے والا ملعون ہے"۔

تشریح : غلہ کو اس نیت سے خرید کر بند رکھنا کہ گراں ہوگا تو پھر بیچیں گے' احتکار کہلاتا ہے۔ احتکار کو شریعت محمدیؐ میں حرام قرار دیا گیا ہے جبکہ ایسا کرنے والے کو ملعون فرمایا گیا ہے"۔ (رواہ ابن ماجہ)

حدیث مذکور کا مطلب یہ ہے کہ جو تاجر غلہ وغیرہ شہر لائے اور بازار کے نرخ پر فروخت کردے تو اس شخص نے حلال رزق کمایا۔ یعنی جس قدر اس کو فائدہ ہوا ہے' وہ رزق حلال کی صورت میں اس کو مل گیا اور وہ حلال اور بابرکت رزق ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کے مقابلے میں جو شخص جنس کو خرید کر اس غرض سے روک لیتا ہے اور فروخت کے لئے ہر وقت پیش نہیں کرتا کہ جب گرانی اور قحط کا زمانہ آئے گا تو صرف اسی وقت بیچنے کے لیے بازار میں لائے گا تو ایسے شخص کو ملعون کہا گیا ہے کیونکہ وہ خلقت کو تنگ حال اور نہایت محتاج دیکھنا چاہتا ہے۔

چھتیسویں حدیث

آپس میں تحفے بھیجنا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

«تَهَادُوْا فَإِنَّ الْهَدِيَّةَ تُذْهِبُ الضَّغَائِنَ»

ترجمہ : ”آپس میں تحفے بھیجا کرو کیونکہ تحفے بھیجنا کینوں کو دور کرتا ہے۔

(رواہ مسلم)

تشریح : رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد پاک میں ایک اہم معاشرتی اصلاح کی جانب توجہ دلائی گئی ہے۔ یوں تو انسان فطری طور پر معاشرتی زندگی گزارتا ہے لیکن دین اسلام جس اسلامی معاشرے کا تصور پیش کرتا ہے اس میں اپنے رشتہ داروں اور ہمسایوں کے ساتھ قریبی رابطہ رکھنے کا تقاضہ کرتا ہے۔ ایک دوسرے کے ساتھ خیر خواہی اور حسن سلوک کا برتاؤ کرنے کو اسلامی شعائر قرار دیا گیا اور یہ تعلق داری قائم کرنے کے لیے حکم دیا گیا کہ تحفہ تحائف کا تبادلہ کیا کرو جس سے آپس میں غلط فہمیاں اور بغض و کینہ دور ہو جاتا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سینتیسویں حدیث

دنیا کی بہتر متاع

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

«اَلدُّنْيَا كُلُّهَا مَتَاعٌ وَخَيْرُ مَتَاعِ الدُّنْيَا الْمَرْأَةُ الصَّالِحَةُ»

ترجمہ : "تمام دنیا متاع ہے اور دنیا کی بہتر متاع نیک بخت بیوی ہے"۔

(رواہ مسلم)

تشریح : دنیا متاع ہے یعنی نفع اٹھانے اور فائدہ پانے کی عارضی جگہ ہے' دنیا کا نفع اور فائدہ قلیل اور فانی ہے۔ دنیا کی بہتر متاع یعنی دنیا میں فائدہ اٹھانے کی بہتر چیز صالحہ بیوی ہے کہ دنیا میں بھی ایمان کے اوصاف اور اخلاقِ فاضلہ کے ساتھ مرد کی مونس و غم خوار رہتی ہے اور امورِ آخرت پر بھی مرد کی معاون اور مددگار رہتی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دنیا میں تشریف لائے تو بھولی بسری' کشتنی اور گردن زنی عورت کو کتنی بڑی فضیلت دی کہ اسے "خیر متاع الدنیا" کے تاج سے نوازا۔

اڑتیسویں حدیث

مسلمان کا عیب چھپانا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

«مَنْ سَتَرَ عَوْرَةَ أَخِيْهِ الْمُسْلِمِ سَتَرَ اللهُ عَوْرَتَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ»

ترجمہ : "جو شخص اپنے مسلمان بھائی کے عیب پر پردہ ڈالتا ہے' قیامت

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے روز اللہ تعالیٰ اس کے عیب پر پردہ ڈالے گا"۔ (رواہ ابن ماجہ)

تشریح : اس حدیث کی رو سے ہر مسلمان کو اپنے مسلمان بھائیوں کی کوتاہیوں' بدیوں اور گناہوں پر پردہ ڈالنا چاہیے اور ان کے عیبوں کو ہمیشہ چھپانے ہی کی کوشش کرنی چاہیے تاکہ وہ ذلیل و رسوا نہ ہوں۔ لیکن بعض حالات میں مصلحتوں اور دینی ضرورتوں کے تحت اظہار عیب جائز اور ضروری ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک عورت حاضر ہو کر عرض کرتی ہے کہ معاویہ اور ابو جہم مجھ سے نکاح کرنا چاہتے ہیں (آپ کیا مشورہ دیتے ہیں)۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

اما معاویۃ فصعلوک و اما ابو جهم فلا یضع عصاہ عن عاتقہ

"یعنی معاویہ تو بے زر مفلس آدمی ہے اور ابو جہم بہت مارنے پیٹنے والا شخص ہے"۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت کی خیر خواہی کی غرض سے دونوں شخصوں کے عیب ظاہر کر دیئے۔ اگر دانستہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس عورت کو ان کے عیبوں سے آگاہ نہ کرتے تو فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا ان میں سے کسی کے ساتھ نکاح کر کے اپنی زندگی اجیرن بنا لیتیں۔ اسی طرح مسلمانوں کی خیر خواہی اور ان کو نقصان' ایذا اور تکلیف سے بچانے کے لیے انہیں ظالموں اور شریروں کے منصوبوں اور ان کی سازشوں سے بھی آگاہ کر دینا چاہیے لیکن اس امر کی پوری کوشش کرنی چاہیے کہ بلا ضرورت شرعی کسی شخص کے عیب کو ظاہر نہ کریں۔

اللہ علام الغیوب ہے۔ وہ خوب جانتا ہے کہ کون کسی کی عیوب کو ذاتی بغض' حسد' رقابت اور کینہ کی بنا پر ظاہر کرتا ہے۔ فساد' شرارت اور فتنہ برپا کرنے کی نیت سے غیبت' سخن چینی اور پردہ دری کر کے اپنی عاقبت کو خراب کرتا ہے اور

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کون مسلمانوں کی خیر خواہی، مظلوموں کی داد رسی، دینی اور شرعی مصلحتوں اور ضرورتوں کے تحت کسی کے ظلم کا اظہار کر دیتا ہے۔

انتالیسویں حدیث

تدریس علم کا ثواب

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

«تَدَارُسُ الْعِلْمِ سَاعَةً مِّنَ اللَّيْلِ خَيْرٌ مِّنْ إِحْيَائِهَا»

ترجمہ : "رات کے وقت حصول علم میں ایک ساعت مصروف رہنا، تمام رات کی عبادت سے بہتر ہے"۔ (رواہ الدارمی)

تشریح : رات کے وقت قرآن اور حدیث کا پڑھنا، پڑھانا، سیکھنا، سکھانا، وعظ و نصیحت کرنا صرف تھوڑی دیر (ایک ساعت) تمام رات نماز پڑھنے اور عبادت کرنے کے ثواب سے بہتر ہے۔ قارئین کرام! غور فرمائیں کہ قرآن اور حدیث کا علم حاصل کرنا کتنا بڑا مرتبہ ہے۔

ایک حدیث میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے :

اللہ تعالی اور اس کے فرشتے اور اہل آسمان اور اہل زمین حتیٰ کہ چیونٹیاں اپنے بلوں میں اور مچھلیاں پانی (دریاؤں) میں لوگوں کو علم (قرآن و حدیث) سکھانے والے کے لیے دعائے خیر کرتی ہیں۔ (ترمذی)

نیز حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : "جو شخص علم (قرآن و حدیث) طلب کرنے کے لیے گھر سے نکلے تو جب تک وہ لوٹ نہ آئے وہ اللہ کی راہ میں

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ (دارمی) یعنی قرآن و حدیث پڑھنے والا اپنے زمانہ طالب علمی میں جہاد کرنے والے کا ثواب پاتا ہے۔

پیارے مسلمانو! مروجہ علوم کے ساتھ قرآن اور حدیث کا علم بھی ضرور حاصل کرو کہ اس علم دینی کے بغیر نجات نہیں ہے۔

چالیسویں حدیث

درود شریف کی فضیلت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

«مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ وَاحِدَةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ عَشْراً»

ترجمہ : ”جو کوئی مجھ پر ایک بار درود شریف بھیجتا (یعنی اللہ سے رحمت مانگتا) ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس بار رحمت بھیجتا ہے۔ (رواہ البخاری)

تشریح : حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک مرتبہ درود پڑھنے کا ثواب اس قدر زیادہ ہے کہ درود بھیجنے والے پر اللہ تعالیٰ دس مرتبہ رحمت بھیجتا ہے۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے آخری رسول ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کا حکم تمام بنی نوع انسان تک پہنچانے کے لیے جن دشواریوں کا سامنا کرنا پڑا وہ سب پر عیاں ہے۔ صرف دس سالہ مدنی زندگی میں ۲۷ جنگیں لڑنا پڑیں۔ اس احسان عظیم پر ہم پر واجب ہے کہ ہم ہر وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجیں اور جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام نامی ہمارے سامنے لیا جائے تو ہم پر واجب ہے کہ ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بیاض الاربعین

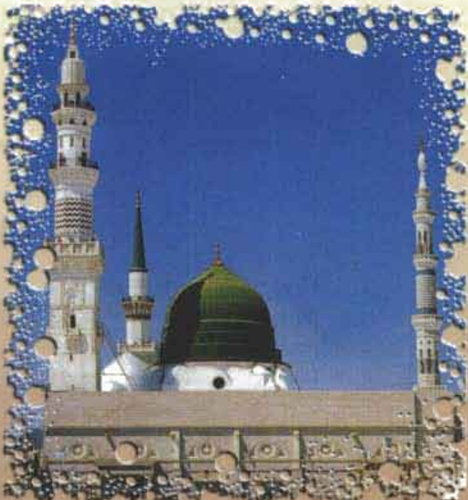

دارالسلام
کتاب و سنت کی اشاعت کا عالمی ادارہ
DARUSSALAM
ISBN: 9960-861-99-6
9789960861999

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ